اسلام کا نظام تربیت

تالیف مولانا ظفیر الدینؒ۔ صفحات: ۱۹۹۔ طباعت: مناسب، کارڈ کور۔ ملنے کا پتا: مکتبہ رشیدیہ بالمقابل مقدس مسجد اردو بازار کراچی۔ فون 021-32767232

''اسلام کا نظام تربیت'' کا یہ ایڈیشن جو تبصرے کے لیے بھجوایا گیا ہے نومبر 1978ء میں شایع ہوا تھا۔ مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث اور مرتب فتاویٰ دارالعلوم تھے۔ انہوں نے مختلف معاشرتی موضوعات پر کتابیں تصنیف فرمائیں۔ منجملہ ایک ان میں سے یہ بھی ہے اپنے موضوع پر ابتدائی نوعیت کی کتاب ہے اور ''بچوں کی تربیت اسلام میں''، ''بچوں کے کان میں کلمات اذان''، ''عقیدہ اسلام کی نظر میں''، ''ختنہ اور اس کی حیثیت''، ''بچوں کی پرورش''، ''بچے اور مذہبی تعلیم''، ''اولاد اور اسوۂ انبیاء کرام''، ''اولاد کے حق میں دعا اور بددعا کی اہمیت''، ''تعلیم گاہیں اور سیرت سازی''، ''نابالغ بچوں سے متعلق چند مسائل'' جیسے عنوانات پر قرآن حدیث اور آثار سے قابل قدر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔

ماہ کامل

مدح رسول پر مبنی غیر منقوط مجموعہ کلام۔ از: مفتی رحمت اللہ شاہ عباسی۔ صفحات 232۔ طباعت: عمدہ، آرٹ پیپر فور کلر پرنٹنگ۔ ملنے کا پتا: مدرسہ خالد بن ولید، پسنی ضلع گوادر۔ فون 0313-2801850

شاعری الفاظ کو ایک خاص ترتیب اور سانچے میں ڈھالنے کا فن ہے، الفاظ وہی ہوتے ہیں جو اکثر ہم روزمرہ استعمال کرتے ہیں، لیکن اس خاص نظم میں ڈھل کر اپنے اندر تصورات ومعانی کا ایک جہان پیدا کر دیتے ہیں۔ شاعری کی ایک صنف 'نعت' ہے۔ نعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت کا نام ہے۔ اس صنف میں بھی شعراء نے حصول تبرک کے لیے طبع آزمائیاں کی ہیں۔ بعض شعراء نے بہ فحوائے ''خلقت مبرءا من کل عیب'' غیر منقوط نعتیں بھی کہی ہیں، جو ایک مشکل کام ہے۔ غیر منقوط تحریر لکھنا یا اشعار کہنا نئی بات نہیں، لیکن اس میدان میں قدم کوئی کوئی رکھتا ہے۔ حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم فرماتے ہیں کہ:...... ''کسی خاص صنعت کی پابندی کے ساتھ کوئی عام ادبی تحریر لکھ لینا اتنا مشکل نہیں، لیکن کسی خاص دینی موضوع پر غیر منقوط تحریر لکھنا حقیقتاً کمال کی بات ہے۔''

متعدد کتابیں اس صنف میں موجود ہیں۔ مثلاً علی بن محمد الحزوری الشافعی کی ''تفسیر سورۃ الفاتحہ''، عبدالسلام بن سید عمر بن محمد الحنفی الماردینی کی ''شرح الفاتحہ''، سید محمود بن محمد دمشقی کی ''درالاسرار فی تفسیر القرآن'' کا ذکر ذخیرہ کتب میں ملتا ہے۔ برصغیر میں علامہ ابوالفضل فیضی نے ''سواطع الالہام'' کے نام سے غیر منقوط تفسیر لکھی، یا جیسے پنجابی شاعر صائم چشتی مرحوم کی ''صل علیٰ محمد'' ہے۔ عربی اور اردو شاعری میں غیر منقوط کلام مل جاتا ہے، لیکن چوں کہ یہ کام ہر آدمی کے بس کا نہیں اس

لیے خال خال لوگ ہی غیر منقوط کلام کے لیے کمر ہمت باندھتے ہیں۔مفتی رحمت اللہ صاحب نے اس وادی میں قدم رکھا تو اپنے عہد کو خوب نبھایا ہے۔مفتی رحمت اللہ شاہ صاحب ''گالِ اول'' میں رقمطراز ہیں:......''کہاں ایک عاصی آوارہ وسرگرداں اور کہاں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم۔علم سے لاعلم اور عمل سے عاری،حرص وہوس کی دلدل سے آلودہ، محروم دل، وہ گال کہاں سے لاؤں کہ اس کی سرسراہٹ مدح آسرائے دوعالم کے دولہا صلی اللہ علی رسولہ وسلم کی گہرائی کا احاطہ کرسکے۔وہ دل کہاں سے لاؤں کہ اس کی آگ کی گرمی دوعالم کے دولہا صلی اللہ علی رسولہ وسلم کا ہر کمال کہہ سکے، وہ کلک کہاں سے لاؤں کہ اس کی مہک ماہِ کامل صلی اللہ علی رسولہ وسلم کا حال لکھ سکے۔''

مفتی رحمت اللہ شاہ صاحب نے آزاد اور پابند دونوں طرح کی نعت کہی ہے۔دیکھیے تو ذرا کیا خوب صورت شعر ہے:

دل ہے ٹوٹا ہوا، روح کو ٹھوکر لگی
اک سہارا محمد کا کام آئے گا

اور......

مرے ٹوٹے دل سے صدا آرہی ہے
کہ وہ اس کا ہے در، عطا آرہی ہے

مزید:......

آس ہے محروم دل کی، اس کے در کا ہور ہوں
ہوک ہو معدوم دل کی، اس کے در کا ہورہوں

یہ بھی دیکھیں:......

ملی رسول کی درگاہ سے آگہی دل کو
گھٹا کی اوٹ سے اک لہر مل گئی دل کو
مرے رسول کی آمد کا سلسلہ عمدہ
الم سے کوئی دُکھی ہے اہل کسی دل کو

مفتی رحمت اللہ شاہ صاحب خوش نصیب ہیں کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح ومنقبت میں غیر منقوط کلام شائع کر کے مداحانِ رسول کی صف اول میں اپنا نام لکھوالیا ہے۔یہ محنت وکاوش ایک طرف جہاں شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے وہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ بھی ہے کہ آج چودہ سو برس بعد بھی امتی آپ کے نام نامی اپنی اعلیٰ علمی اور ذہنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں، اور آپ کے امتی ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ہمیں امید ہے کہ اہل ذوق وشوق ضرور اس نعتیہ کلام سے محظوظ ہوں گے۔